

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رَبِّ اشْرَحْ لِي صَدْرِي ۝ وَيَسِّرْ لِي أَمْرِي ۝ وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّن لِّسَانِي ۝ يَفْقَهُوا قَوْلِي ۝

جلد اول

مجموعۂ کلام

رمضان المبارک 1444 ہجری 5



شاعرِ اہلبیت
سید محمدنقی نقوی



ہو بیاں کیسے تری شان رسولِ عربی

ہے تری شان میں قرآن رسولِ عربی

نعت ہم لکھتے ہیں احسانِ ابو طالبؑ
نعت کے بانی ہیں عمران رسولِ عربی

ورنہ وہ بھاگ گئے ہوتے یہ خم سے لیکر
تیرے قبضے میں تھے پالان رسولِ عربی

اپنے روضے پہ بلا لیجے زیارت کے لئے
پورا کردیں مرِا ارمان رسولِ عربی

نعت لکھنے کی مجھے بھی نقی توفیق ہوئی
آپ کا مجھ پہ ہے احسان رسولِ عربی

کردے عطا مرِے خدا، آج کے دن کی شام دو

کہتا ہے دل سناؤں میں، آج کے دن کلام دو

منبر لگاؤ آج دو، جشن کو احترام دو
آج سنیں گے منقبت، آن کے سب امام دو

شاعرِ اہلبیت
سید محمدنقی نقوی



دین بچانے کیلئے، جان لٹائی دونوں نے
کرگئے نبیوں سے بڑھ، زینبؑ کے بیٹے کام دو

مولا حسنؑ حسینؑ نے، پالے لیکر گود میں
عونؑ و محمدؑ آپ پہ، کرتے ہیں فخر امام دو

عشق عیاں جہان میں، زینبؑ کے بیٹوں نے کیا
جنگ میں بھی گئے ہیں یہ، دیکھ لو گام گام دو

سیرت و شکل و بندگی، رعب و جلال و حوصلہ
عکسِ حسنؑ حسینؑ ہیں، زینبِ کربلا فام دو
ساقی ہو آپ کا کرم، چاہئیں دو دو رنگ کے
جب بھی اٹھاؤں میں قلم، مدح کے پاؤں جام دو

شاعرِ اہلبیت
سید محمدنقی نقوی



تیر و تبرِ کی شاہوں کو، کیا ہیں ضرورتیں
بھلا
کافی یزیدیوں کو ہیں، قتل کو ساتھ نام
دو

شام ہر ایک شامی کی، کرب و بلا میں
ہوگئی
کرگئے کفر میں ابھی، اطفال انہدام دو

دونوں جہاد کرتے ہیں، ہاتھوں میں تھامے
نیمچہ
کرگئے سارے کفر کا، طفل یہ اختتام دو

ایک میں عونؑ کی ثنا، اک میں محمدؑ آپ
کی
آج کے دن کئے ہیں یوں، جشن کے اہتمام
دو

جذبہ عشق دیکھئے، ماموں پہ جاں لٹانے کا
ماں کو ہیں اک سلام میں، دیکھو نقیؔ
سلام دو

**میدان میں کیا جنگ لڑی عونؑ و
محمدؑ**

دیتے ہیں دعا نانا علیؑ عونؑ و محمدؑ

شاعرِ اہلبیتؑ
سید محمدنقی نقوی



بن کر سرِ میدان جری عون و محمد
دشمن کئے فنّار کئی عون و محمد

اک بات ہے زینب نے کہی عون و محمد
ہاں مثلِ علی تیغ چلی عون و محمد

جاں کھِلتے ہوئے قاسم و اکبر نظر آئے
اس گلشنِ ہستی کی کلی عون و محمد

سب دیکھ کے پیکار یہی کہنے لگے ہیں
دونوں ہی ہیں شاگردِ جری عون و محمد

ہاں معرکہ کرتے ہوئے بن جاتے ہیں اکثر
شبیر کبھی شبر کبھی عون و محمد
شاید انہیں شبر نے ہی تیّار کیا
جو بن گئے میداں میں علی عون و محمد

غازی سی وفا دیکھ کے یہ کہتی ہیں زینب
تم دونوں پہ میں صدقے گئی عون و محمد

بھاگا پسرِ سعد یہ میدان سے کہہ کر
لے آئے قضا میری ابھی عون و محمد

شاعرِ اہلبیت
سید محمدنقی نقوی



لینے کو چلے حضرتِ قاسم کا بدلا
میداں میں شجاعت کے دھنی عون و محمد

لڑتے ہوئے میدان میں جب دونوں کو دیکھیں
جعفر بھی یہ کہہ دیں ہیں علی عون و محمد

بس مدحتِ زینب میں سناؤ انھیں اشعار
آئے ہیں یہی سنّے نقی عون و محمد

منقبت لکھتا رہا ہوں میں خدا کی خاطر
اور لکھی حمدِ خدا آلِ عبا کی خاطر

آیتیں ڈھونڈیں اترنے کے بہانے اکثر
مدحتِ شاہ و حسن سبز قبا کی خاطر

آیا کرتے ہیں درِ فاطمہ زہرا پہ نبی
چادرِ فاطمہ زہرا سا شفا کی خاطر

جب فضا میں کبھی محسوس ہوئی مجھ کو گھٹن



آگیا زیر علم میں تو ہوا کی خاطر

مصطفیٰ آپ کے بیٹوں کی ثنا کرتا ہوں
میں نقی، فاطمہ زہرا کی رضا کی خاطر

العجل کی دعا پکار میں ہے

فاطمہ زہرا انتظار میں ا

جو بھکاری حسن کے لعل کا
بادشاہوں کی وہ قطار میں ہے

مولاے آیا نہیں جواب تِرا
کیا عریضہ وہ رہگزار میں ہے

دوست شبیر کا حبیب جو
چودہ صدیوں سے انتظار میں ہے

کس طرح سے اسے بلائیں بھلا
وہ جو اللہ کے حصار میں ہے

ہے دعا کہ دیں فوج میں مولا
نام تیرا نقی شمار میں ہے

شاعرِ اہلبیت
سید محمدنقی نقوی



منافقوں پہ کریں گے وہ آکے وار بہت

علی کی مثل چلائیں گے ذولفقار بہت

جو ایک بندگی صدیوں سے کرتے آئے ہیں
وہ ہے امامِ زمانہ کا انتظار بہت

بتول ، شبیر و سجاد ، باقر و جعفر
بنیں گے پانچوں کے اک دن حسین مزار بہت

امامِ عصر کے آنے پر احترام میں خود
جبیں جھکائے گا خوش بیتِ کردگار بہت

مِری دعاؤں میں اک العجل کی دل سے مِرے
قسم خدا کی نکلتی ہے یہ پکار بہت

چمکنے دین لگا آپ کے ظہور پہ دن
عیاں یہ ہوگیا ہے آپ کا وقار بہت

چمن میں فاطمہ زہرا کے پھول کھِلنے لگے
نقی ملی مہِ شعبان میں ہے بہار بہت

آج یوں اہلِ عزا رونے لگے
آج شاہِ کربلا رونے لگے

شاعرِ اہلبیت
سید محمدنقی نقوی



دیکھ کر ماں پر مصائب اس قدر
کیا ستم ہے مجتبیٰ رونے لگا

فاطمہؑ کی پسلیوں کو دیکھ کر
اشکِ خوں شیرِ خدا رونے لگا

قبرِ زہراؑ و حسنؑ کو دیکھ کر
یا الٰہی مصطفیٰ رونے لگا

ظلم کتنا بنتِ احمد پر ہوا
سوچ کر کُل انبیاء رونے لگا

جب شہ کا ہوا بھائی شہید
مرتضیٰ بھی انتہا رونے لگا

جاکے میدان میں کیا حال کیا قاسمؑ نے

خون سے شامیوں کو لال کیا قاسمؑ نے

مرتضیٰؑ، مجتبٰیؑ غازیؑ کی دکھا کر
کیا عیاں سورۂ زلزال کیا قاسمؑ نے

بابا شبرؑ نے جو بازو پر تھا باندھا تعویز
اسی تعویز کو ہی ڈھال کیا قاسمؑ نے

شاعرِ اہلبیت
سید محمدنقی نقوی



آکے میدان میں بس اپنا بتا کر شجرہ
ایک رستم کو یونہی زال کیا قاسمؑ نے

جیسے مرحب کا کیا شیرِ خدا نے بالکل
ویسے ارزق کا وہی حال کیا قاسمؑ نے

عکس بیعت کا دکھائی نہیں دیگا کبھی صاف
اس طرح آئینہ میں بال کیا قاسمؑ نے

آن کر غیض میں مقتل میں سرِ کرب و بلا
حملہ دادا کی ہی تمثال کیا قاسمؑ نے

ہوکے پامال رہِ دینِ محمد میں نقیؔ
لاشِ بیعت کو بھی پامال کیا قاسمؑ نے

شاعرِ اہلبیت
سید محمدنقی نقوی



جسے کسی کو بھی در سے نہیں ملی ہوگی

اسے حسین نے اولاد بخش دی ہوگی

دیا کوئی بھی بجھا دے تو ہوگی تیرہ شبی
مگر حسین بجھا دیں تو روشنی ہوگی

قطار میں نظر آئیں گے انبیا سارا
جناں میں حضرتِ حر کی جو حاضری ہوگی

کبھی نماز میں لیکر علی کا نام بھی دیکھ
تِری نماز میں کچھ اور دلکشی ہوگی

ترستے ہوں گے سرِ آسمان اس کو ملک
زمیں پہ بزمِ شہِ دیں جو سجی ہوگی

خدا نے جس سے لئے بال و پر نقی اس کو
حسین ابنِ علی نے اڑان دی ہوگی

ترا عجیب ہی دشمن پہ وار اے زینب

ہر ایک خطبہ ترا ذوالفقار اے زینب

شاعرِ اہلبیت
سید محمدنقی نقوی



گئیں مدینے سے کہتی ہوئی یہ شام تلک
حسینؑ ابن علیؑ پر نثار زینبؑ

علی کے بیٹوں کا پہرہ ہے اس کے چاروں طرف
علی کی بیٹی ہے عالی وقار زینبؑ

تمام گھر ہی لٹایا ہے تونے اس کے لئے
نبی کا دین ترا قرضدار زینبؑ

ہر ایک دل میں بھی تعمیر کردیا تونے
جو شہہ کا کرب و بلا میں مزار ہے زینبؑ

زمانہ کہتا ہے تجھ کو شریکۃ الشبیرؑ
یوں شہہ کے کاموں میں تو حصہ دار ہے زینبؑ
ہیں پھول قاسمؑ و عونؑ و محمدؑ و اکبرؑ
چمن حسین ہیں اور تو بہار زینبؑ

حسن حسین کے ہوتے ہوئیں زینتِ اب
یہ صرف آپ کو حاصل وقار ہے زینبؑ

شاعرِ اہلبیت
سید محمدنقی نقوی



علیؑ کی آنکھوں کی ٹھنڈک و چین سرور کا
دلِ رسولؐ کو تم سے قرار زینب

پڑھیں جو غور سے قرآں تو ہو انہیں معلوم
خدا بھی آپ کا مدحت گزار ہے زینب

وہ انبیاء ہوں کہ آیات یا فرشتاؤں
تمہارے در پہ ہر اک کی قطار ہے زینب

بس اک اشارے سے ہر چیز ہو گئی ساکت
وہ لفظِ کن پہ ترا اختیار ہے زینب
بغیر خون خرابے کے مر گیا ہے یزید
تِرے عجیب ہی خطبوں کی مار ہے زینب

نقی چلی ہے یہ سالار بن کے جانبِ شام
اٹھائے ساتھ امامت کا بار ہے زینب

شاعرِ اہلبیت
سید محمدنقی نقوی



غاصبوں پر جہاں لعنت نہیں ہونے والی

وہاں نازل کبھی رحمت نہیں ہونے والی

ڈال کر قید میں اے کون سمجھتا تھا یزید
بنتِ حیدر سے خطابت نہیں ہونے والی

بولے زینب سے کہ مجلس نہیں ہوگی شبیر کی
اتنی کم ظرف کی جرأت نہیں ہونے والی

ثانیِ زہرا علاوہ تِرا دنیا میں کبھی
طرزِ حیدر میں خطابت نہیں ہونے والی

یہ ثنا ہم کو دل و جان سے بڑھ کر ہے نقی
مدحِ زینب میں رعایت نہیں ہونے والی

صدقہ ہے فقط آپ ہی کا ثانیِ زہرا

جو لکھیں گئیں ش[illegible] کی ثنا ثانیِ زہرا



دربار میں خطبہ جو دیا ثانیِ زہرا
یاد آنے لگے شیرِ خدا ثانیِ زہرا

کرتی تھیں یہی ورد سدا ثانیِ زہرا
شبیر پہ سو بار فدا ثانیِ زہرا

دیں آپ کے احسانوں کا یا ثانیِ زہرا
ہر دور ہی مقروض رہا ثانیِ زہرا

جب آپ کا اک خطبہ سنا ثانیِ زہرا
بےدینوں کو یاد آیا خدا ثانیِ زہرا

دشمن کے مکاں میں غمِ شبیر کی خاطر
کی مجلسِ شبیر بپا ثانیِ زہرا
انداز میں حیدر کے [illegible] کی گفتگو جس نے
ایک آپ ہیں اور ایک خدا ثانیِ زہرا

تھا شبر و زہرا کی جو تحریر کا اک کام
تقریر سے وہ پورا کیا ثانیِ زہرا

خطبوں سے فنا اپنے ہی دشمن کو کیا [illegible]
ہیں مثلِ حسن سبز قبا ثانیِ زہرا

شاعرِ اہلبیت
سید محمدنقی نقوی



جو لہجہ تھا معراج میں وہ آگیا اب یاد
خطبہ جو سرِ شام سنا ثانیِ زہرا

دشمن کو فنا کر دیا بن تیغ اٹھائے
یوں آپ بنیں فاطمہؑ یا ثانیِ زہرا

دیتے ہیں دعا کہہ کے یہ زینبؑ کو محمدؐ
دیں تم نے بچایا ہے مرا ثانیِ زہرا
سورج بھی سرِ عرش نکلتا نہیں جب تک
اس کو نہ اشارہ ہو تِرا ثانیِ زہرا

جلتے ہوئے خیمے سے امامت کو بچایا
ہے آلِ محمدؐ کی بقا ثانیِ زہرا

ہاں آپ سے ہی امر میں اسلام کے شہؑ
بھی
کرتے ہیں سدا مشورہ یا ثانیِ زہرا

ہوتے ہوئے دو بیٹوں کے ہیں باپ کی زینت
یہ آپ کو ہی اوج ملا ثانیِ زہرا

بن جاتا ہے عباسؑ و علی اکبرؑ و قاسمؑ
جو آپ کی گودی میں پلا ثانیِ زہرا

شاعرِ اہلبیتؑ
سید محمدنقی نقوی



اللہ رے زینب کی فضیلت کو تو دیکھو
یہ صرف لقب ان کو ملا ثانیِ زہرا
سجاد نے دادا کی جھلک آپ میں دیکھی
جو بولنے کی دیکھی ادا ثانیِ زہرا

اس بیٹے کو بھی فاطمہ زہرا سے ملی ا
عباس نے پائی جو وفا ثانیِ زہرا

وعدہ تھا نبی سے کیا شبیر نے لیکن
پر تم نے اسے پورا کیا ثانیِ زہرا

خود بن کے اسیر آپ نے زندان میں آکے
محبس سے کیا دیں کو رہا ثانیِ زہرا

ظلمت کی ہواؤں میں کیا تم نے ہی روشن
شبیر کی مجلس کا دیا ثانیِ زہرا

آجائیں جگہ چھوڑ کے سادات کی جانب
اب نہر کو دے دیں جو صدا ثانیِ زہرا
یہ دونوں جہاں کہہ اٹھے سن کر تِرا خطبہ
تم سے ہی ملی کرب و بلا ثانیِ زہرا

شاعرِ اہلبیت
سید محمدنقی نقوی



شبیرؑ کا خوں جب سرِ کرب و بلا میں
وہ خاک ہوئی خاکِ شفا ثانیِ زہرا

خطبوں سے کریں کفر کو بے جان نہ کیونکر
ہیں خواہرِ شاہِ شہدا ثانیِ زہرا

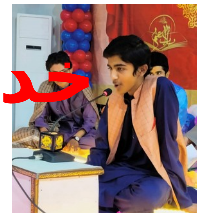
جو آپ کو اور حضرتِ سجاد کو دیکھا
باقر نے بھی یوں خطبہ دیا ثانیِ زہرا

عاشور کے دن خیمۂ شبیر کے نزدیک
غازی کی جگہ پہرہ دیا ثانیِ زہرا

پرداخت یہاں حیدر و جعفر کی عیاں ہے
دیکھی ہے جو بیٹوں کی وفا ثانیِ زہرا
سنتے ہیں بڑا صبر کیا حضرتِ شہ [illegible] نے
پر آپ نے جو صبر کیا ثانیِ زہرا

حیدرؑ نے یہ زینب سے کہا تھا نقی اک
دن
ہے تیری ولا عشقِ خدا ثانیِ زہرا

شاعرِ اہلبیت
سید محمدنقی نقوی



خدا کے دین کا روشن جو نام کرتے ہیں

یہ کام صرف ہمارے امام کرتے ہیں

دکھا رہے ہیں کرشمہ یہ کربلا میں حسینؑ
شہید ہوکے سناں پہ کلام کرتے ہیں

یہ کہہ رہے ہیں جنابِ سعیدہ سد شبیر
ہم اب سے خلدِ بریں تیرے نام کرتے ہیں

ابھی ہی آئے ہیں یہ چھوڑ کر سپاہِ یزید
حسینؑ حرؑ کو علیہ السلام کرتے ہیں

جو خط حسینؑ نے بھیجا تھا کھول کر پڑھئے
حبیبؑ آپ کو مولا سلام کرتے ہیں

گلے سے اپنے لگا کے، بنا کے اپنا سپاہ
حسینؑ جونؑ کا بالا مقام کرتے ہیں
خدا سے طور پہ موسیٰؑ کلام کرتے تھے
حسینؑ نیزے پہ آکر کلام کرتے ہیں

یہ کربلا نے ہی ثابت کیا ہے کہ شبیر
نبیؐ کے دین کے سارے مہام کرتے ہیں

شاعرِ اہلبیت
سید محمدنقی نقوی



نقی

حسنؑ کا نام پکارا نہیں ازل سے
حسینؑ بھائی کا یوں احترام کرتے ہیں

شاعرِ اہلبیت
سید محمدنقی نقوی



دل میں رہ جائے گی حسرت نہیں ملنے والی

بنتِ حیدرؑ کی حقیقت نہیں ملنے والی

جس میں زینبؑ ترے بابا کی نہیں ہو مدحت
ایسی قرآن میں آیت نہیں ملنے والی

ثانیِ زہراؑ حقیقت ہے کہ بعدِ زہرا
آپ سی صاحبِ عصمت نہیں ملنے والی

یہ ثنا ہم کو دل و جان سے بھی بڑھ کر ہے
مدحِ زینبؑ میں رعایت نہیں ملنے والی

آگئی شام میں عباسؑ کی شمشیر، یزید
اب تِری لاش سلامت نہیں ملنے والی

مانگ لے جو بھی تجھے چاہئے ان سے لیکن
تجھ کو شبیرؑ سے بیعت نہیں ملنے والی
تجھ کو بی بیؑ ہوئی حاصل جو خدا کے نزدیک
ایسی نبیوں کو بھی عظمت نہیں ملنے والی

شاعرِ اہلبیتؑ
سید محمدنقی نقوی



زینتِ اب ہیں یہ حسنین کے ہوتے ہوئے بھی
ایسی ہر اک کو فضیلت نہیں ملنے والی

شام تک کرب و بلا سے ہمیں تاحشر نقی
جیسی زینب نے کی محنت، نہیں ملنے والی

شاعرِ اہلبیتؑ
سید محمدنقی نقوی



علم دنیا کو دیا ہے قید میں

علم کا روشن دیا ہے قید میں

آپہ سے ہاں رابطہ قید میں
حضرتِ بہلولؒ کا قید میں

راہِ حق پر لیکے آئے لوگوں کو
انتقام ایسا لیا ہے قید میں

مثلِ سجادؑ اپنے، زنجیر میں
سجدہ خالق کو کیا ہے قید میں

ظلم کاظمؑ پر ہوئے میں کس قدر
طفلی میں دیکھا گیا ہے قید میں

یاد کر کے اپنے جد کی پیاس کو
ایک قیدی رو رہا ہے قید میں
مولاؑ کروٹ بھی بدل سکتے نہیں
ظلم کتنا ہو رہا ہے قید میں

مجتبیٰ کی یاد آئی نقی
زہر ان کو جب دیا قید میں

شاعرِ اہلبیت
سید محمدنقی نقوی



کربلا سے کوفے تک مرتضیٰ سکینہ ہیں

مثلِ ثانیِ زہرا ہے فاطمہ سکینہ ایں

آکے نیزے پر سرور جو کلام کرتے ہیں
شاہِ دیں کی سانسوں کا سلسلہ سکینہ ہیں

ساتھ میں تمہارے ہی شام تک چلے باقر
آپ دینِ خالق کا آسرا سکینہ ہیں

خضر اور عیسیٰ جو زندہ آج تک ہیں یوں
منقبت تمہاری وہ لکھتے کیا سکینہ ہیں

بولتے نقی دیکھا نیزے پر سوال آیا
مصطفیٰ کے بیٹے کی کیا بقا سکینہ ہیں

شاعرِ اہلبیت
سید محمدنقی نقوی



کس طرح کرے کون بیاں کیا ہے سکینہ

کافی ہے یہی دوسری زہرا ہے سکینہ

شبیرکا دل جس سے دھڑکتا شب و روز
شبیر پہ اللہ کا وہ تحفہ ہے سکینہ

آتی ہے تمھیں نیند فقط چھاتی پہ ش□□□ کی
بستر تِرا شبیر کا سینہ ہے سکینہ

کرتا ہے شب و روز سلام آپ کو آکر
اک پنجہ جو غازی کے علم کا ہے سکینہ

منہ ڈھانپ لیا بالوں سے چادر جو نہیں ہے
کیسا تِرا بازار میں پردہ ہے سکینہ

زہرا کی طرح کیسے نہ تو ظلم سا گی
آخر تمھیں زینب نے جو پالا ہے سکینہ

مانگا ہے نقی شب کی نمازوں میں اسے تو
خود سوچ لو شبیر کی کیا کیا ہے سکینہ

سنائی شام میں جو حیدری آواز زینبؑ نے

دکھایا شام کے دربار میں اعجاز زینبؑ نے

یزیدی شام کے دربار میں سب ہوگئے گونگے

شاعرِ اہلبیتؑ
سید محمدنقی نقوی



کیا ہے خطبوں کا اس طرح سے آغاز زینبؑ نے

سنا کے لہجہ شیرِ خدا میں شام میں خطبہ
نظامِ ظلم روکا دے کے اک آواز زینبؑ نے

جہاں بھی جاتیں ہیں یہ ہر جگہ خطبہ سناتی ہیں
بتایا یوں یزیدوں کا جہاں میں راز زینبؑ نے

علیؑ دربار میں آئے لگا ہے شامیوں کو یہ
علیؑ کے لہجے کا اپنایا یوں انداز زینبؑ نے

ہیں جتنی دنیا، یوں روکا ہے اُن سب کے نظاموں کو
جو دی دربار میں اسخت کی اک آواز زینبؑ نے
جنابِ مرتضیٰؑ کی ہیں یہ زینت، بیٹوں کے ہوتے
فقط اللہ جانے پایا کیا اعزاز زینبؑ نے

شاعرِ اہلبیتؑ
سید محمدنقی نقوی



حسینؑ و قاسمؑ و عباسؑ و اکبر آئے ہیں اس میں

کیا شعبان کا ایسا نقشہ آغاز زینبؑ نے



قدم با قدم ارم ہم دیکھتے ہیں

تقیؔ کا جو نقشِ قدم دیکھتے ہیں
نقیؔ بس اٹھاؤ قلم، دیکھتے ہیں
محمد تقیؔ کے کرم دیکھتے ہیں

لگا، ہوگیا ہم کو دیدارِ جنت
محمد تقیؔ کا حرم دیکھتے ہیں

ملائک خدا کے یہ سجدوں کی خاطر
محمد کے نقشِ قدم دیکھتے ہیں

ازل سے رہے ساتھ حق کے ہیں مولا
نہ شاہی نہ جاہ و حشم دیکھتے ہیں

تقیؔ کے گداوں کا بھی میں گدا ہوں
جہانوں میں میرے بھرم دیکھتے ہیں

علیؔ کا وہ گھر ہے جہاں بھی نقیؔ ہم
محمد کا پھر سے جنم دیکھتے ہیں

ہنس کے میدان میں ہر ظلم کو برباد کیا

رن میں بے شیر نے حملہ نیا ایجاد کیا

شاہ یہ کہتے تھے کمسن ہیں ابھی آپ مگر
آپ نے حملہ یہ بڑا اصغرِ ناشاد کیا

شاعرِ اہلبیت
سید محمدنقی نقوی



آکے بن تیر و تبر گردنیں سب کی کاٹیں
یعنی بے شیر نے شبرؑ کو بہت یاد کیا

طوق اور بیڑیاں، زنجیر پہ ہنس کر، اصغرؑ
آپ کے بھائی نے اسلام کو آزاد کیا

لیکن اک تیرِ ستم اپنے گلے پر ہنس کر
ایک کمسن نے بنِ سعد کو برباد کیا

ہوکے قربان رہِ شاہ میں اصغرؑ نے   نقی
حیدرؑ و فاطمہؑ زہرا کو بہت شاد کیا

مرتضیٰ کی جانؑ ہیں مولا نقیؑ
یوں مِرا ایمان ہیں مولا نقیؑ

دیکھ لو قرآں یا اِن کو دیکھ لو
ناطقی قرآن ہیں مولا نقیؑ

معجزہ دربار میں دکھلا دیا
مجتبیؑ کی شانؑ ہیں مولا نقیؑ

جس میں سب قرآں سمٹ کر آگئے
آپ وہ قرآن ہیں مولا نقیؑ

جو کبھی گنوا نہیں سکتا ہوں میں
آپ کے احسان ہیں مولا نقیؑ

شاعرِ اہلبیت
سید محمدنقی نقوی



ہے کنویں میں بیٹا، یہ ہیں سجدہ ریز
شکر کی پہچان ہیں مولا نقی

اے خدا تو ہی نقی کو کر عطا
مدح کا عنوان ہیں مولا نقی

نبیؐ کا حسنِ جوانی ہیں جعفرِ صادقؑ

نبیؐ کی یاد دہانی ہیں جعفرِ صادقؑ

ہو جان یا کہ ہو سانسیں یا زندگی ہو مرِی
سب آپ پر ہی لٹانی ہیں جعفرِ صادقؑ

ثنائیں ہم کو وہاں آپ کی بھی کرنی ہیں
جہاں پہ نعتیں سنانی ہیں جعفرِ صادقؑ

ہزاروں لوگ مسلمان کئے ہیں مولاؑ نے
رسولؐ آپ کا ثانی ہیں جعفرِ صادقؑ

ہوا ہے آج کے دن آپ کا ظہور
یہ راتیں کتنی سہانی ہیں جعفرِ صادقؑ

نقی، سلونی کا دعویٰ بتا رہا ہے یہی
خدا کے دین کے بانی ہیں جعفرِ صادقؑ

شاعرِ اہلبیتؑ
سید محمدنقی نقوی



شیرِ خدا کی منقبت جب بھی کہیں پڑھی گئی

عرش پہ بھی وہ منقبت حشر تلک سنی گئی

روشنی آفتاب کی آتی رہی جہان میں
اور علیؑ کے نور کی شمس کو روشنی گئی

آنہ پہ مرتضیٰؑ کے در جو بنا جدار میں
اس کو چھپانے کے لیے سعی ہمیشہ کی گئی

آیا جو مشکلوں میں دیں یہ بھی ہے سیرتِ نبیؐ
نامِ علیؑ پکار کے نادِ علیؑ پڑھی گئی

اتنا کیا رسولؐ نے ذکرِ علیِ مرتضیٰ
دونوں جہاں میں یا علیؑ آواز گونجتی گئی

جذبۂ عشقِ مرتضیٰؑ ، میثمؑ سے سیکھو کیسا ہو
ہیں سرِ دار و ہے مگر مدحِ علیؑ پڑھی گئی

کی نہیں جب تلک علیؑ والوں نے مدحِ مرتضیٰ

شاعرِ اہلبیتؑ
سید محمدنقی نقوی



نسبِ علیؑ والوں سے نقی سانس تلک نہ لی گئی

وارثِ زینِ عبا ہیں باقرؑ

حافظِ دینِ خدا ہیں باقرؑ

داستاں کرب و بلا کی دیکھو
شاہدِ کرب و بلا ہیں باقرؑ

جیسے حیدر کی دعا ہیں عباسؑ
ویسے عابد کی دعا ہیں باقرؑ

ہیں علیؑ باپ، محمدؐ بیٹا
ایسی عابد پہ عطا ہیں باقرؑ

جتنے القاب ہیں، بتلاتے ہیں
علم میں سب سے سوا ہیں باقرؑ

آپ پہ آپ کے اجداد بھی
میری سب سانسیں فدا ہیں باقرؑ
ان کے ہی دم سے ہیں یہ دونوں جہاں
یعنی خالق کی رضا ہیں باقرؑ

ان گنت لوگوں کو لائے حق پر
دینِ احمدؐ کی بقا ہیں باقرؑ

شاعرِ اہلبیتؑ
سید محمدنقی نقوی



میں بھلا کیسے بھٹک جاؤں نقی
جب مِرے راہنما ہیں باقرؑ

شاعرِ اہلبیت
سید محمدنقی نقوی



کرلیں یہ دونوں جہاں جتنے بھی مل کر سجدے

پھر بھی ہوں گے نہیں عابدؔ کے برابر سجدے

شہؑ نے غربت میں کئے جو تہہِ خنجر سجدے
سارے سجدوں کے بنے ہیں وہ پیمبر سجدے

نامِ سجادؑ جب آتا ہے تو پڑھتے ہیں درود
اسمِ سجادؑ پہ ہم کرتے ہیں اکثر سجدے

تیغ سر پر ہے مگر چہرہ ہے کعبے کی طرف
نزع کے وقت بھی کرتے رہے سرورؑ سجدے

جو کئے جاتا ہے تو بغضِ علیؑ میں واعظ
لعنتیں کرتے ہیں تجھ پر وہ پلٹ کر سجدے

ہاں پسند آئیں خدا کو بھی عبادات ان کی
کون کر سکتا ہے سجادؑ سے بہتر سجدے

دہر میں آتے ہی یہ عابدؔ نے کئے ہوں گے نقیؔ
جیسے شبرؑ نے کئے دنیا میں آکر سجدے

مرتبہ یہ شان و شوکت کے عیاں ہیں فاطمہؑ

شاعرِ اہلبیتؑ
سید محمدنقی نقوی



آپ جس کی بیٹی ہیں اس کی بھی ماں ہیں فاطمہؑ

مصطفیٰؐ جس در پہ آکے روز کرتے ہیں سلام
آپ کے در کے سوا وہ در کہاں ہیں فاطمہؑ

وقتِ مشکل میں بھی تو مشکل کشا ہیں مرتضیٰ
پاسبانِ مصطفیٰؐ کی پاسباں ہیں فاطمہؑ

ان کو تو امِّ ابیہا کا لقب بھی مل گیا
سوچئے کتنی نبیؐ پر مہرباں ہیں فاطمہؑ

مصطفیٰ و مرتضیٰ و مجتبیٰ اور اک حسینؑ
ان میں چاروں آیتوں کے درمیاں ہیں فاطمہؑ

جب پڑھا کوثر کا سورہ تب ہوا معلوم یہ
آپ کی عظمت تو قرآں میں نہاں ہیں فاطمہؑ

کوئی حیدرؑ کے علاوہ ہو نہیں سکتا رہو
اے نقی جن کی جہاں میں مدح خواں ہیں فاطمہؑ

شاعرِ اہلبیت
سید محمدنقی نقوی



لبوں پر تیرے مدحت ہے؟ نہیں تو

تو منبر کی اجازت ہے؟ نہیں تو

پکارا جب سے ہم نے نامِ حیدر
پھر آئی کوئی آفت ہے؟ نہیں تو

بنا حُبِّ علیؑ دونوں جہاں میں
جناں جانے کی حسرت ہے؟ نہیں تو

حسین ابنِ علیؑ کو قتل کرکے
یزیدوں کی حکومت ہے؟ نہیں تو

علیؑ کے بن علیؑ کی آل کے بن
"جئے جانے کی ہمّت ہے؟ نہیں تو"

وہ دستر خوان پر مولا حسنؑ کے
کہیں تھوڑی بھی قلّت ہے؟ نہیں تو
اُنھیں اصغرؑ ہرا دیں گے ہنسی سے
تو تیغوں کی ضرورت ہے؟ نہیں تو

اگر اس میں نہیں ہو مدحِ حیدر
یہ دنیا خوبصورت ہے؟ نہیں تو

نبیؐ کو چھوڑ کر جنگوں سے بھاگے

شاعرِ اہلبیتؑ
سید محمدنقی نقوی



یہ کوئی کارِ نصرت ہے؟ نہیں تو

اندھیرا قید خانہ اور سجدہ
کہیں عابد سی ہمّت ہے؟ نہیں تو

جلاتے ہیں درِ زہرا مسلمان
نبی سے کیا یہ الفت ہے؟ نہیں تو

نقی احساس نہیں گر فاطمہؑ کا
تو پھر کیا تیری محنت ہے؟ نہیں تو

یوں آج کہتا ہے سب کو خدا مبارک ہو
کہ آج خوش ہوئے زین العباءؑ مبارک ہو

جو لائے حضرتِ مختارؓ حرملا کا سر
تو بولے ابنِ شہہِ کربلاؑ مبارک ہو

ہے تاج پوشیِ مہدیؑ کہا کسی نے یہ جب
زباں سے نکلا ہے بےساختہ مبارک ہو

غمِ حسینؑ کے بعد آئی جو نویں تاریخ
غمِ حسینؑ نے خود یہ کہا مبارک ہو

شاعرِ اہلبیتؑ
سید محمدنقی نقوی



جو تاج پوشیِ مہدی ہوئی تو بولیں بتول
اک اور لعل مولا بنا ہے مبارک ہو

ہے دن حسینِ بہت آج کا نقی نقوی
قصیدہ آج بھی تم نے پڑھا مبارک ہو

تم قرارِ قلبِ زہرا کا قرار
تم سے ماتمِ دینِ احمدؐ کا وقار

جس جگہ نیّت کا ہو دار و مدار
جشن ہوتا ہے وہیں پر شاندار

کرتا ہوں عون و محمد کی ثنا
خوش رہو زینب کی آتی ہے پکار

لاڈلے زینب کے میری شان ہیں
کہتے ہیں یہ عرش سے دلدل سوار

موت کو بھی خوف ہے خود موت کا
بھیجے ہیں غازیؑ نے اپنے فوجدار

یہ جری ابنِ جری ابنِ جری
وہ فرار ابنِ فرار ابنِ فرار
کررہا ہے آج سجدہ جو کوئ

شاعرِ اہلبیت
سید محمدنقی نقوی



ہے حسنؑ ابنِ علیؑ کا قرضدار

سوچ کر کرنا ثنائے کربلا
یہ عبادت ہے نہیں ہے کاروبار

ہے کرم شبیرؑ کا مجھ پر نقی
میں بھی ہوں شبیرؑ کا مدحت گزار

شاعرِ اہلبیتؑ
سید محمدنقی نقوی



مشکلوں میں رہتا ہے میرے لبوں پر عسکری

ذکر تیرا کرتا رہتا ہوں میں گھر گھر عسکری

ڈوب کر پانی کے اندر جو مرا فرعون تھا
کھیلتے ہیں دیکھ لو پانی کے اوپر عسکری

لکھ رہا ہوتا ہوں میں جب آپ کی مدحت تو پھر
دل کو ملتا ہے سکوں میرے برابر عسکری

دہر میں جب آپ آئے تب نقی نے یہ کہا
آگئے پھر سے حسن دنیا میں بن کر عسکری

کون روکے گا بھلا جنت میں جانے سے مجھے
ہے محبت آپکی اس دل کے اندر عسکری

عسکری کی شان میں کافی ہے یہ جملہ نقی
رہ چکے ہیں بارہویں رہبر کے رہبر عسکری

شاعرِ اہلبیت
سید محمدنقی نقوی



نعتِ نبیؐ پڑھوں کہ میں قرآن عسکری

دونوں میں آپ ہی کی تو ہے شان عسکری

قرآں سمجھنا ہوگیا آسان اب بہت
کونین میں ہیں وارثِ قرآن عسکری

روضہ ہو آپ کا مِری آنکھوں کے سامنے
ہوجائیں گے قبول سب ارمان عسکری

آغوش میں امام نقیؑ کی وہ آگئے
بن کر حسنؑ کی دہر میں پہچان عسکری

دربان اپنے در کا بنادیجئے امام
یہ کیجیئے فقیر پہ احسان عسکری

وارث ہیں آپ احمدِ مرسل کے یا امام
کتنی بلند آپ کی ہے شان عسکری
کتنے کئے ہیں ظالموں نے ظلم آپ پر
گھر آپ کا تھا آپ کا زندان عسکری

ہوجائیں خوش نقی سے امام اور پنجتن

شاعرِ اہلبیت
سید محمدنقی نقوی



کیج[illegible] عطا کی مجھ پ[illegible] و [illegible] باران عسکری

شاعرِ ا[illegible]لبیت
سید محمدنقی نقوی



زباں کریں مجھے ایسی عطا علی اکبر

کہ آپ کی کروں میں بھی ثنا علی اکبر

ہے پالا شاہ نے قاسم کو اپنی گود میں اور
حسنؑ کی گود میں تو پلا علی اکبر

شجاعتیں تیری حیدرؑ سے ملتی رہیں لیکن
نبیؐ سے حُسن ملتا تِرا علی اکبر

جو دیکھا رن میں تو کہنے لگے یہ سب شامی
کبھی رسول کبھی مرتضیٰ علی اکبر

جو دیکھا آپ کو کہتے ہیں رشک سے یوسف
کہ حُسن میرا بھی ہو آپ سا علی اکبر

ہے چہرا ہو بہو میرے رسول کے جیسا
فقط یہ مرتبہ تجھ کو ملا علی اکبر

علیؑ نے دے کے دعا سب عطا کیا نقی
قصیدہ لکھنا تھا عنوان تھا علی اکبر

کیا کام عجب کر گیا پیغام حسن کا

لیتے ہیں عدو خوف سے سب نام حسن کا



چلتے ہیں فقط ایک ہی آواز پہ سب لوگ
لگتا ہے کہ نوکر ہے یہ کل شام حسنؑ کا

دنیا میں فقط اس ہی کو مل پائے گی جنّت
ہونٹوں پہ رہا جس کے سدا نام حسنؑ کا

ہاتھوں میں قلم تھام کے تحریرِ لکھی ہے
دشمن کو فنا کر گیا پیغام حسنؑ کا

ہر ایک ہلاکت سے اگر بچنا ہے تم کو
تو تھام فقط دامنِ اسلام حسنؑ کا

تاریکیاں رخصت ہوئیں پھر آیا سویرا
میں نے جو لیا نام سرِ شام حسنؑ کا
جنت سے سرِ حشر نہیں ہوگا وہ محروم
وہ شخص جسکے دل میں ہے گلفام حسنؑ کا

زہرا کی نقی یوں میں سناتا ہوں ثنائیں
ملتا ہے شب و روز جو انعام حسنؑ کا

شاعرِ اہلبیت
سید محمدنقی نقوی



مولا حسنؑ کا صدقہ جو جاں بدن میں ہے

خوشبو حسنؑ کے عشق کی بکھری چمن میں ہے

تم چاہتے ہو روکنا جو ذکرِ مجتبیٰ
یہ ذکر ہر زبان پہ میرے وطن میں ہے

مجھ کو یقیں ہے پنجتن آئے سننے سب
مدحِ حسنؑ جو اس گھڑی میرے دہن میں ہے

زلفِ نبیؐ پکڑ کے یہ کہتے تھے مجتبیٰ
بس وہ نظامِ حق ہے جو دستِ حسنؑ میں ہے

مدحِ حسنؑ سناؤں میں زہراؑ کے سامنے
چھایا خیال بس یہی فکر و ذہن میں ہے

ذکرِ حسنؑ سے آلِ محمدؐ کو خوش کرو
شاعر جو اہلِ بیت کا اس لگن میں ہے

قاسمؑ کے واسطے ہم دعا جب کروں

نقی

کہتا ہے کوئی مانگ لے جو تیرے من میں ہے

شاعرِ اہلبیت
سید محمدنقی نقوی



زباں پہ آگیا جس دم تمھارا نام رضا

دیا ہے زہرا نے انعام یا امام رضا

تمھارا ذکر زمانہ مٹا نہیں سکتا
خدائے پاک نے تم کو دیا دوام رضا

جو سکّہ آپ نے اپنا چلایا تھا اک دن
رہے گا پاس ہمارے وہ اب مدام رضا

ہر اک وطن میں رہے گی علی علی کی صدا
چلا رہے ہیں جو دنیا کا سب نظام رضا

کسی دوا سے شفا جو نہیں ہے پاتا پھر
شفا ضرور اسے دیتے ہیں امام رضا

دعائے سید ہے پاتے ہیں مومنین وہ سب
تمھارا ذکر جو کرتے ہیں صبح و شام رضا
ہے مانگی ہر گھڑی میں نے یہی دعا ان سے
غلام اپنا بنالیں مجھے امام رضا

تمھارا واسطہ دے کر شروع کرتا ہوں

شاعرِ اہلبیت
سید محمدنقی نقوی



کیئے جو آپ نے آسان میرے کام رضا

جناں تو مجھ پہ نقی ہوگئی ہے اب واجب
لکھا ہے شان میں جب آپ کے کلام رضا



حاکمِ شام کو لکھّی تھی جو تحریر حسنؑ

شام میں پوری کی زینب نے وہ تقریر حسنؑ

نام سے آپکو بھائی نے پکارا نہ کبھی
بس امام آپ کو کہتے رہے شبیرؑ حسنؑ

لشکرِ شام پہ تلوار کے بِن حملہ کیا
کربلا میں یوں بنے اصغرِ بے شیرؑ حسنؑ

آپ کے حضرتِ عباس بھی شاگرد ہیں
کل جہانوں میں ہے یہ آپ کی توقیر حسنؑ

پہلے دشمن نے جگر کے کئے ٹکڑے تیرے
پھر جنازے پہ تِرے مارے گئے تیر حسنؑ

پھر جو لوٹا تھا جنازہ تِرا گھر کو واپس
دیکھ کر چیخ اٹھیں زینبِ دلگیرؑ حسنؑ

ابنِ زہرا کو نقیؔ، کرکے مسلمان شہید
بھول بیٹھے، کہ ہیں قرآن کی تفسیر حسنؑ

دیکھو بالکل ہے مرتضیٰ قاسمؑ
حق ادا تم نے کردیا قاسمؑ

شام والوں پہ چھا گیا قاسمؑ

شاعرِ اہلبیتؑ
سید محمدنقی نقوی



ایسے عباس بن گیا قاسم

ہوکے قربان حق کی راہوں پر
شامیوں کو مٹا گیا قاسم

بانٹتا ہے غریب امیروں کو
اتنا تو نے جو دے دیا قاسم

خوش ہوئے مجتبیٰ ولادت پر
تجھ سا بیٹا عطا ہوا قاسم

لکھے اشعار مدحِ قاسم میں
مجھ کو شاعر بنا دیا قاسم

لکھنے بیٹھا نقی تو مولاؑ نے
کام آسان کردیا قاسم

حیدرؑ نے مشکلوں میں بھی تنہا نہیں چھوڑا
میں نے کبھی علیؑ کو بلانا نہیں چھوڑا

خیبر میں اگئے ہیں مدد کو رسولؐ کی
حیدر نے تو نبیؐ کو اکیلا نہیں چھوڑا

بچ کر علیؑ کے وار سے کفار بھاگ اٹھے
دشمن خدا کا کوئی بھی زندہ نہیں چھوڑا

مولاؑ کے ساتھ جائے گا جنت میں بس وہی



جس نے علیؑ کا ساتھ ہمیشہ نہیں چھوڑا

حیدرؑ کی مدح کی تو شاعر بنا دیا
کرنا نقی نے شکر کا سجدہ نہیں چھوڑا

راہِ رب میں سر کٹایا اور لٹایا گھر حسینؑ

آپ نے ایسے بچایا دینِ پیغمبرؐ حسینؑ

مصطفیٰ کی دید کی تھی التجا جن لوگوں کو
دیکھا ہے ان لوگوں نے اب آپ کا اکبرؑ حسینؑ

کرتی ہے شانِ حدیثِ منیت یہ آشکار
تو ہے پیغمبرؐ سے اور تجھ سے ہیں پیغمبرؐ حسینؑ

کس طرح ہوگی جناں میں جانے خواہش مجھے

شاعرِ اہلبیتؑ
سید محمدنقی نقوی



جب عزا خانہ سجا ہے آپ کا گھر پر
حسنؑ

آپ کے در پر زیارت کے لئے آیا ہے جو
یعنی اس نے حج کئے ستّر وہاں جاکر
حسنؑ

چاہئے جو کچھ جسے آجائے ان کے درپہ
وہ
دے گئے بیٹے کسی کو اور کسی کو پر
حسنؑ
تم ہو قرآں کے محافظ حافظِ قرآں
تمہیں
مارتے ہیں ہر طرف سے گھیر کے پتھر
حسنؑ

قتل بھائی ہوگیا خیمے جلے چادر لٹی
ہوگیا برباد کیسے ہائے تیرا گھر حسنؑ

ثانئ زہرا نے پانی جب بھتیجی کو دیا
ڈھونڈنے نکلی سکینہ ہے تربتِ اصغرؑ حسنؑ

بین وہ منظر نقیؔ کیسے کرے گا جس
گھڑی

شاعرِ اہلبیتؑ
سید محمدنقی نقوی



مرتضیٰ کی بیٹیوں کی چھن گئیں چادر حسین

گردن رہِ خدا میں کٹا دی حسینؑ نے



ہمت جہاں کو اپنی دکھا دی حسینؑ نے

مومن شہید ہوکے بھی مرتے نہیں کبھی
آیت سناں پہ آکے سنا دی حسینؑ نے

مٹی میں تو ملا نہ سکا مقصدِ حسینؑ
تجھ کو یزید خاک چٹا دی حسینؑ نے

حاکم بنا جو پھرتا تھا تو اس زمین پر
سب ملکیت تِری وہ مٹا دی حسینؑ نے

اپنا گلا کٹا کے سرِ دشتِ کربلا
توحید کی حیات بڑھا دی حسینؑ نے

اصغرؑ مدد کو آگئے اس دم حسینؑ کی
ھل من کی جس گھڑی تھی صدا دی حسینؑ نے

محشر کی دھوپ دور ہے، دنیا میں ہی نقیؔ
چادر ہمارے سر پہ اڑھا دی حسین نے

انصار شہ کے کہتے ہیں تم کو سلام ہو

لمحوں میں ہوگئے ہو علیہ السلام ہو

شاعرِ اہلبیتؑ
سید محمدنقی نقوی



اس واسطے بنے ہیں یہ مہمان شاہ کے
کرتے تھے اسمِ فاطمہؑ کا احترام ہے

اٹھیں گے دیکھ کر تمھیں عزت میں سب نبی
بخشا ہے یہ بتولؑ نے تم کو مقام ہے

ہاتھوں کو باندھ کر وہ معافی کو آگئے
بس ایک دن میں چھوڑ کے یوں فوجِ شام ہے

جب تم یہاں پہ آئے تو رومالِ فاطمہؑ
انعام میں یہ دیتے ہیں تم کو امام ، ہے

پانی ابھی نہیں ہے یہاں تم جو آئے ہو
ساقی ہے تمھیں پلائیں گے کوثر کا جام ہے
کیسے منائی جاتی ہے آزادی اصل میں
دنیا کو آپ نے یہ دیا ہے پیام ہے

سب انبیاء کھڑے ہوئے مسند کو چھوڑ کر
جس دم پکارا آپ کا محشر میں نام ہے

عزت حسینؑ دے گئے اتنی ہیں آپ کو
لب پر جہاں کے آپ کا اب ہے کلام ہے

شاعرِ اہلبیت
سید محمدنقی نقوی



دولت کو جائداد کو، سب چھوڑ کر نقی
آکر حسینؑ کے یوں بنے ہیں غلام حر

شاعرِ اہلبیت
سید محمدنقی نقوی



ہیں قید میں پر خلق کے مختار ہیں سجاد

مظلومی میں بھی حیدرِ کرار ہیں سجاد

منصب ہے امامت کا یہاں صبر میں ورنہ
شبیرؑ پہ جاں دینے کو تیّار ہیں سجاد

جب آپ نے خطبہ دیا تب حشر بپا تھا
خطبات سبھی آپ کے تلوار ہیں سجاد

کی مجلسِ شبیرؑ بپا شام میں جاکر
پہلے شہِ والا کے عزادار ہیں سجاد

جو شام گیا لیکن انہیں کرب و بلا سے
اس قافلے کے قافلہ سالار ہیں سجاد

مولاؑ نے جہانوں میں ہے پھیلائی ہدایت
حق بات ہے یہ دیں کے مددگار ہیں سجاد
کہتی ہے عبادت مری زینت ہے انہی سے
سجدے یہ پکارا مرے سردار ہیں سجاد

یہ سن کے گدا اپنا بنا لیجے نقی کو
پیش آپکی خدمت میں جو اشعار ہیں سجاد

شاعرِ اہلبیت
سید محمدنقی نقوی





کس طرح روک دیں ہم لوگ ثنائے علیؑ

ختم ہوتی ہی نہیں دل سے ولائے علیؑ

فاطمہ زہرا نے جب کا دیا بیٹا اپنا
کون پھر آپ کی عظمت کو گھٹائے علیؑ

پوری دنیا میں ابھرتا ہے وہی شخص فقط
اپنا سر آپ کے در پر جو جھکائے علیؑ

شور میداں میں ہوا آگئے شیرِ خالق
تھامے تلوار جو صفین میں آئے علیؑ

میری تربت پہ میرا اتنا تعارف لکھنا
زاکرِ سبطِ نبی ہے اور گدائے علیؑ

آتے ہیں زیرِ علم ہوتی ہے راحت محسوس
مومنوں پر تِرے پرچم کے ہیں سائے علیؑ
کھینچ کے تیغ سے خط روک دیا ہے لشکر
یہ شجاعت ہے بھلا کس کی سوائے علیؑ

شاہ کی پیاس پہ جب میں نے لکھا شعر
نقی

شاعرِ اہلبیت
سید محمدنقی نقوی

جام کوثر کا پلانے مجھے آئے ہیں علی



شاعرِ اہلبیت
سید محمدنقی نقوی



تو کہاں ڈھونڈتا پھرتا ہے یہ دردر جنت

ہے کہاں مجلسِ شبیرؑ سے بہتر جنت

ہم علیؑ والے ہیں جنت کے نہیں ہیں محتاج
بیچی بہلولؒ نے دنیا کو، بنا کر جنت

یوں ذکرِ علیؑ کرنے سے آئی خوشبو

کونین کے ہر کونے میں چھائی خوشبو

شاعرِ اہلبیتؑ
سید محمدنقی نقوی



مدحت میں علیؑ کی نہو کیسے مصروف
مجلس سے ہے خود خلد نے پائی خوشبو

شاعرِ اہلبیت
سید محمدنقی نقوی



آتا ہے مشکلوں میں زباں پر علی علی

اپنے لبوں پہ رہتا ہے اکثر علی علی

سمجھے تھے تم کہ کر کے دھماکے ڈراؤگے
مولا مِرا ہے فاتحِ خیبر علی علی

فرمانِ مصطفیٰ ہے یہی دونوں جہان میں
میرا وصی ہے میرا برادر علی علی

حسنین کے ہیں بابا یہ غازی کے ہیں پدر
ہم مومنوں کے ہے مونس و یاور علی علی

مدحِ علی کرو کہ ہے فرمانِ مصطفیٰ
پھر لب پہ میرے آئے نہ کیونکر علی علی

مدحت علی کی کیسے بیاں میں نہیں کروں
میرے رسول نے کیا گھر گھر علی علی
جھولے میں چیرا کلّۂ اژدر کو جس گھڑی
تب ماں نے نام رکھ دیا حیدر علی علی

خیبر کی جنگ نے نقیؔ ثابت یہ کر دیا

شاعرِ اہلبیت
سید محمدنقی نقوی



کـتـ یں مشکلوں میں پیمبر علی علی

شاعرِ اہلبیت
سید محمدنقی نقوی



روانہ نہر سے جب شہؑ کے جان نثار ہوئے

تو چاروں سمت سے عباسؑ پہ ہیں وار ہوئے

لگا جو گرزِ گراں آ کے سر پہ غازی کے
ندا حسینؑ کو دی آقا ہم نثار ہوئے

دبا کے دانتوں میں مشکیزہ پھر بھی بڑھتے رہے
پہ حملے تیر کے غازی پہ بار بار ہوئے

علیؑ کا شیر تھا خیموں کی سمت جانے لگا
ہوئے ہیں بازو قلم تیغ کے جو وار ہوئے

چھدی جو مشکِ سکینہؑ تو رو دیئے سقاؑ
بہا جو پانی تو عباسؑ اشک بار ہوئے

ہوا تھا آنکھ میں پیوست تیر غازی کے
تو اس گھڑی شہِ مظلومؑ بےقرار ہوئے

نقی حرم میں قیامت تھی جب علم آیا
حرم سکینہؑ کے نالوں سے سوگوار ہوئے

اس پہ تو مہربان ہے اکبر

کے نقی مدح خوان ہے اکبر

شاعرِ اہلبیتؑ
سید محمدنقی نقوی



و□ وطن میں سنی □□ صغریٰ نے
تم ن□ دی جو اذان □□ اکبر

ازن تجھ کو حسین□ دیں کیسے
تو تو زینب□ کی جان اکبر

نور□ ش□□□ کا گیا تِر غم میں
تو ش□□ِ دیں□ کا مان اکبر

شاعرِ ا□لبیت
سید محمدنقی نقوی



لیٹے لیٹے جو کیا وار علی اصغر نے

ظلم کو کردیا مردار علی اصغرؑ نے

نامِ سقائے سکینہؑ جو لگاتے ہیں سبیل
ایسے بچوں سے کیا پیار علی اصغرؑ نے

حرملا وقت کے مرحب کی طرح مار دیا
وارثِ حیدرِ کرار ہے علی اصغرؑ

اشقیا رونے لگے پھیر کے اپنا چہرا
مسکرا کر یوں کیا وار علی اصغرؑ نے

خشک ہونٹوں پہ زباں سوکھی پھرا کر رن میں
تیر و خنجر کئے بیکار علی اصغرؑ نے

مدح خوانی کیلئے تجھ کو نقی بخشے ہیں
لیکے عباس سے اشعار علی اصغرؑ نے

خلدِ بریں ہے ایسے کمائی حبیب نے

دوبارہ شہ پہ جان لٹائی حبیب نے

دنیا میں منزلت وہ کوئی پا نہیں سکا

شاعرِ اہلبیت
سید محمدنقی نقوی



جو منزلت حسین سے پائی حبیب نے

میثم ہے علیؑ کی شان سناتے ہیں ہر جگہ
اور مدحتِ حسینؑ سنائی حبیب نے

اللّٰہ کے حبیب سے پائی داد یوں
خاکِ حسین سر سے لگائی حبیب نے

جنگِ حبیب دیکھ کے مہدی نے یہ کہا
بننا ہے اب تو میرا سپاہی حبیب نے

شہ نے نقی حبیب کو خط سے بلایا
عزّت زیادہ سب سے یہ پائی حبیب نے

موسم پھر آگیا ہے سہانا غدیر کا
لکھنے لگا ہوں پھر سے قصیدہ غدیر کا

بھائی نبی کا بن گیا مولا غدیر کا
ہوگا جہان بھر میں یہ چرچا غدیر کا

حیدر ہیں مولا بن گئے نظروں کے سامنے
یہ کیسے سہہ رہا ہے وہ بکرا غدیر کا

پہلے مباہلے میں اٹھایا حسن کو
ہوگا بلند ہاتھوں پہ مولا غدیر کا

شاعرِ اہلبیت
سید محمدنقی نقوی



چہرے دکھے بنے ہوئے لوگوں کے کچھ
مجھے
منظر جو میں نے غور سے دیکھا غدیر کا

مجھ کو مقصرین کی پہچان ہوگئی
میں نے لگایا جب سے ہے نعرہ غدیر کا
اہلِ سقیفہ چہرے چھپانے لگے تمام
میں نےکبھی جو واقعہ چھیڑا غدیر کا

اس نےمقصروں کو جلایا ہے اس گھڑی
منظر نقی کو یاد جب آیا غدیر کا



آج احمدؐ کے لبوں پر کیا حسین اعلان ہے

بن گئے مولا علیؑ اللہ کا احسان ہے

ہے تمازت شمس کی اور ہے تپش اعلان میں
اور یہ بھی دیکھئے تپتا ہوا میدان ہے

بھاگنا تھی جن کی عادت بھاگتے وہ کس طرح
ان کے پالاں سے بنا جو منبرِ پالان ہے

حکمِ خالق سے علیِ مرتضیٰ مولا بنے
جو انہیں مولا نہ سمجھیں اصل میں شیطان ہے

آو سب دنیا کے بندوں اس غدیری راہ پر
خلد کا رستہ یہاں سے تو بہت آسان ہے

ہے علیؑ دنیا کا مولا اور بھائی مِرا
دو جہاں میں یہ رسولِ کبریا کا فرمان ہے

منقبت لکھتے جو رہتے ہو علیؑ کی شان میں
جان لو تم اے نقیؔ، مہدیؑ کا یہ احسان ہے

شاعرِ اہلبیتؑ
سید محمدنقی نقوی



سن کے پیغمبر سے اعلانِ غدیر

لکھّیں گے سلمان دیوانِ غدیر

تاج پوشی ہے علیؑ کی آج تو
کیسے بھولیں گے ہم احسانِ غدیر

چھوڑ کر میدان کیسے بھاگتے
تھے کجاوے سب کے پالانِ غدیر

ساتھ آئے ہیں بہتّر کربلا
تھا بھرا لاکھوں سے میدانِ غدیر

جو منافق کے لئے آیا تھا سنگ
ہم کہیں کیوں اسکو سامانِ غدیر

آگئی بلغ کی آیت اے رسولؐ
"عرش سے آیا ہے سامانِ غدیر"
ماننا ہے وہ نبی جو بولیں گے
ہیں نبیؐ اس وقت سلطانِ غدیر

جن کی عادت بھاگنا ہے ان سے ہی
لیتے ہیں پالان سلمانِ غدیر

خوش دکھیں گے بوذرؓ و سلمانؑ نقیؔ

شاعرِ اہلبیت
سید محمدنقی نقوی



مرتضیٰ ہوگیں جو عنوانِ غدیر



نہیں ہیں قاسم و اکبر حسین تنہا ہیں

شہید ہو گیا لشکر حسین تنہا ہیں

سنی حسین سے ہل من کی یہ صدا جس دم
گرے ہیں جھولے سے اصغر کہ حسین تنہا ہیں

اٹھا کے ہاتھوں میں تلوار اذن لینے آئے
یہ کہہ کے عابدِ مضطر کہ حسین تنہا ہیں

وہاں ہے لاکھوں کا لشکر یہاں اکیلے حسین
کہاں ہو غازی دلاور حسین تنہا ہیں

وہ مارتے ہیں ستم گر جو ہاتھ میں آیا
مدد کو آئیے حیدر حسین تنہا ہیں

شہید زینبِ دلگیر کے پسر بھی ہوئے
نہیں رہا کوئی یاور حسین تنہا ہیں

لگا تھا تیر گلے میں نقی جو اصغر کے
شہید ہوگئے اصغر حسین تنہا ہیں

جب سنا آخری اعلان غدیرِ خم میں

شاعرِ اہلبیت
سید محمدنقی نقوی



ہوگیا شیخ کو ہذیان غدیرِ خم میں

مولا بنتے ہوئے ہاتھوں پہ نبی ہی کے دیکھا
دیکھا قرآن پہ قرآن غدیرِ خم میں

کس طرح شیخ جی میدان سے ہو جاتے فرار
آئے تھے ان کے جو پالان غدیرِ خم میں

خم کے میداں میں بنے مولا علی ہیں مولا
خلد کا رستہ ہے آسان غدیرِ خم میں

سن کے یہ اعلانِ نبی لوگ جو کچھ جل بیٹھے
تین شکلوں میں تھا شیطان غدیرِ خم میں

سامنے دنیا کے یہ حیدر کو بنایا مولا
ہوگیا سب پہ ہی احسان غدیرِ خم میں
آخری خطبہ سنا تھا جو رسول اللہ سے
نکلی کچھ لوگوں کی یہ جان غدیرِ خم میں

سب کا مولا ہے وہی جو ہے نبی کا بھائی

شاعرِ اہلبیت
سید محمدنقی نقوی



ہوگئے دیں کے سب اعلان غدیرِ خم میں

نقی مولا بنتے ہوئے حیدر کو جو دیکھا
شیخ کے ڈوبے ہیں ارمان غدیرِ خم میں



کیسے کریں بیان فضیلت حسنؑ کی

میرے نبیؐ بتا گئے عظمت حسنؑ کی

حکمِ حسینؑ مانتے ہیں مومن سب اس لئے
کی ہے دلوں نے اپنے جو بیعت حسنؑ کی

بغضِ بتولؑ دل میں لئے بیٹھے ہیں جو لوگ
وہ جانتے نہیں، کہ ہے جنّت حسنؑ کی

روکو گے کتنا ذکرِ حسنؑ ابنِ مرتضیٰ
دیکھو جہان بھر میں ہے مدحت حسنؑ کی

تھی بس یزید تیری حکومت وہ شام تک
اب بھی جہان پر ہے حکومت حسنؑ کی

ابنِ علیؑ کو دیکھ کے سب بھاگے خوف سے
اتنی ہے فوجِ شام پہ ہیبت حسنؑ کی
جائے گا پھر کہاں پہ بھلا تو، بتا دے شیخ

شاعرِ اہلبیتؑ
سید محمدنقی نقوی



محشر میں جب سجے گی عدالت حسینؑ کی

مارے ہیں تیر، کاٹا گلا پھر بھی دیکھئے
جاری سناں پہ بھی ہے تلاوت حسینؑ کی

راہِ خدا میں جس نے لٹایا ہے سب نقیؔ
تو ہے رضا خدا کی محبت حسینؑ کی

شاعرِ اہلبیتؑ
سید محمدنقی نقوی



غیب سے آئے گا جس دم تیرا بیٹا فاطمہؑ

سب سے پہلے وہ فدک کا لے گا بدلہ فاطمہؑ

خود کھڑے ہو کر جگہ سے کرکے تیرا احترام
مصطفیٰ ہے بتلا گئے ہیں تیرا رتبہ فاطمہ

سب کے شجرے ہو گئے معلوم مجھ کو با خدا
تیرے دشمن پر کیا ہے جب تبرّا فاطمہؑ

نام سرور نے رکھے ہیں اپنے بیٹوں کے علی
اور ساری بیٹیوں کا نام رکھّا فاطمہؑ

کر رہا ہوتا ہے اب بھی روٹیاں آکر طلب
آپ کے در سے خدا کا ہر فرشتہ فاطمہؑ

بخشوائے گا نقی کو دیکھنا محشر میں یہ
آپ کی مدحت میں لکھّا جو قصیدہ فاطمہؑ

مصطفیٰ کا شباب ہیں باقر

شاعرِ اہلبیت
سید محمدنقی نقوی



پانچویں بوتراب ہیں باقر

ان کو بھیجا ہے مصطفٰی نے سلام
اتنے عزت مآب ہیں باقر

صبر کا آفتاب ہیں سجاد
علم کا آفتاب ہیں باقر

سیدھے رستے پہ پڑھ کے آئے اسے
دینِ حق کی کتاب ہیں باقر

قلب میں ش[illegible] کے اور حسن[illegible] کے
صندلی اک گلاب ہیں باقر

نقی

شاعرِ اہلبیت
سید محمدنقی نقوی



کہتے ہیں یہ قلوب ہمارے علی نقی

ہیں سب کے سب غلام تمہارے علی نقی

میں نے سنائی جب سے ہے مدحت یہ آپ کی
لگتے ہیں شعر، چاند ستارے علی نقی

کرتے ہیں جو حیات عطا معجزوں کو بھی
وہ صرف آپ کے ہیں اشارے علی نقی

یہ رزق زندگی کا ملا آپ سے ہمیں
دنیا و آخرت کے سہارے علی نقی

مومن ہیں جتنے بھی نقی دعویٰ یہ اُنکا ہے
ہم ہیں غلام، آقا ہمارے علی نقی

شاعرِ اہلبیت
سید محمدنقی نقوی



رہنا نہیں کبھی بھی علیؑ کی ولا سے دور

ہو جائے گا تو لمحوں میں ورنہ خدا سے دور

مشکل میں خود نبیؐ نے پکارا علیؑ کو
پھر بھاگتے ہیں شیخ کیوں مشکل کشا سے دور

گر زندگی سکون کی تم کو ہے چاہیے
ہونا کبھی نہ عشقِ علیؑ کی فضا سے دور

جو چاہتے ہیں روکنا حیدرؑ کا تزکر
فردوس کی وہ لوگ ہیں آب و ہوا سے دور

ہر دم نبیؐ کے ساتھ رہے ہیں علیؑ، نقیؔ
ہوتے نہیں کبھی بھی علیؑ مصطفیٰؐ سے دور

شاعرِ اہلبیتؑ
سید محمدنقی نقوی



زباں پہ جس کی بھی حیدر کی گفتگو نہ رہی

ابد تک اس کی جہاں بھر میں آبرو نہ رہی

علیؑ کے جشن میں آیا ہوں جب سے میں، تب سے
کبھی بھی پھر مجھے جنت کی جستجو نہ رہی

اندھیری زندگی ہو جائے گی جہان میں یہ
علیؑ کے عشق کی خوشبو جو چارسو نہ رہی

ملک یہ کہنے لگے آکے جشنِ حیدر میں
علیؑ کی بزم میں جنّت کی آرزو نہ رہی

علیؑ سے بغض جو رکھتا رہے گا زندگی بھر
تو ایسے شخص کی قسمت میں آبرو نہ رہی

ہے مرتضیٰ کی ثنا تو بہت بلند نقیؔ

شاعرِ اہلبیتؑ
سید محمدنقی نقوی



ثنا کسی کی بھی حیدرؔ کے روبرو نہ رہی

پھری ہے جس گھڑی تیری زباں لب پر علی اصغرؑ

ہوا ہے گونگا اس دم شام کا لشکر علی اصغرؑ

تمھیں سب دیکھ کر بولے، تھے جتنے فوج میں اُن کے
شجاعت میں یہ غازی ہے، یہ حیدرؑ علی اصغرؑ

کوئی زندہ نہیں بچ سکتا، کہتے ہیں یہ سب شامی
وہاں سے لیکے آتے ہیں جو اب سرو، علی اصغرؑ

نہیں ہے ہاتھ میں تیر و تبر تلوار کچھ تیرے
کیا ہے حملہ تو نے اس طرح آکر علی اصغرؑ

نقیؔ جو کرتا رہتا ہے ثنا شبیرؑ کی گھر گھر
کیا احسان ہے یہ آپ نے مجھ پر علی اصغرؑ

شاعرِ اہلبیتؑ
سید محمدنقی نقوی



آپ کی مدحت کروں کیسے بیاں ام البنین

حضرتِ عباس ہیں کسیں آپ ماں ام البنین

آپ کے بیٹے کے قبضہ میں ہے وہ نہرِ فرات
آپ کے قبضے میں ہے یہ کُل جہاں ام البنین

دیکھتی ہیں رشک سے عیسیٰ کی ماں یہ مرتبہ
آلِ زہرا آپ کو کہتی ہیں ماں ام البنین

پہلے زہرا سے ملک کرتے تھے آکر سب طلب
آج دیتی ہیں ملک کو روٹیاں ام البنین

حیدرِ صفدر کی پہلے رازداں تھیں فاطمہ
آج ہیں شیرِ خدا کی رازداں ام البنین

آپ آلِ فاطمہ کی خود کو کہتی ہیں کنیز

شاعرِ اہلبیت
سید محمدنقی نقوی



آپ کو کہتے ہیں سب خود اپنی ماں ام البنین

آپ کی مدحت نقؔی کس طرح سے لکھّے بھلا
ہیں کہاں پر آپ اور میں ہُوں کہاں ام البنین

ہوئی ج ان کو معلوم بات زینبؑ سے

یزید کھا گیا گھر میں ہی مات زینبؑ سے

اشارہ آپ جو کرتیں، وہاں میں آجاتی
یہ بات کہتی تھی ہر دم فرات زینبؑ سے

عدو کے گھر میں بپا کی ہے مجلسِ شبیرؑ
یہ دیکھ کر ملا دیں کو ثبات زینبؑ سے

جگہ جگہ پہ بتایا ہے کون ہے حق پر
"ملی ہے دینِ خدا کو حیات زینبؑ سے"

ہوا ہے لاکھوں کے مجمے میں یہ ذلیل اتنا
یزید کر نہ سکا تب سے بات زینبؑ سے

خدا کا رزق جہاں بھر میں بانٹتا ہے تو نہ
حیات پاتی ہے یوں کائنات زینبؑ سے

علیؑ کے لہجے میں خطبہ دیا نقؔی نقوی



رید خوف میں ہے کرکے بات زینب سے

ہیں جب ابوذر ہ و سلمان س

غلامِ علیؑ

تو سوچو تم ذرا ہوگا کہاں مقامِ علیؑ

رسولﷺ سے شبِ معراج کو کیا جس نے

کلام تھا وہ خدا کا کہ تھا کلامِ علیؑ

مِرے نبی نے پہ جب آیا وقت مشکل کا

پڑھی ہے نادِ علیؑ اور پکارا نامِ علیؑ

جہاں میں کر گئی ثابت یہ جنگ خیبر کی

فقط نبی کے مددگار ہیں امامِ علیؑ

رسول کرتے ہیں خود اٹھ کے احترامِ بتولؑ

بتول کرتی ہیں خود اٹھ کے احترامِ علیؑ

نقیؔ مدینے سے پہلے گئی ہیں شام جو وہ

کیا ہے پورا یوں زینبؑ نے انتقامِ علیؑ

رعب یوں عونؑ و محمدؑ کا

دشمن پر بہت

غازیؑ کے شاگرد ہیں یہ، ان میں ہیں

لشکر بہت

شاعرِ اہلبیتؑ
سید محمدنقی نقوی



جب نواسوں کا علیؑ کے ذکر میں نے کیا
زینبِ دلگیرؑ دیتی ہیں دعا آکر بہت

جب ہوا عونؑ و محمدؑ آپ کی مدحت کا ذکر
محفلوں میں تب سے پھیلی خوشبوئے عنبر بہت

جنگ جب دونوں کی دیکھی تو کہا سب نے یہی
"ہیں شجاعت کے دھنی غازیؑ کے یہ دلبر بہت"

آگئے عونؑ و محمدؑ، غازیؑ سے یہ سیکھی جنگ
شام کا جتنا ہے لشکر، اس کو ہے یہ ہی ڈر بہت

دیں بچانے کے لیے بھیجا تھا اِن کو شاہ نے
فتح کی خاطر تھا ورنہ شاہ کا اصغر بہت

شاعرِ اہلبیتؑ
سید محمدنقی نقوی



نہر تک پہنچے ہیں لیکن نہر کو دیکھا نہیں
ہے اثر آیا وفا کا غازی کی پرورش

جب سے دیکھی ہے شجاعت آپ کی میدان میں
فتح پڑھتی ہے قصیدے آپ کے گھر گھر بہت

دونوں نے دکھلایا نانا کی شجاعت کا مزاج
چیر ڈالے جنگ کے میدان میں اژدر بہت

اپنے نانا کی طرح اور اپنے ماموں کی طرح
حملے دونوں نے کئے ہیں جنگ میں بڑھ کر بہت

زینبِ دلگیر کے گھر کی رہیں رونق دونوں لعل
ناز اٹھاتے ہیں تبھی تو غازی و سرور بہت

کربلا میں جنگ شہزادوں کی دیکھی جس گھڑی



تھے سپاہی دشمنوں کے مر گئے ڈر کر بہت
دیکھ کر عونؑ و محمدؑ کی وغا دیتے داد
حیدرؑ و عباسؑ، سرورؑ ، قاسمؑ و اکبرؑ بہت

یاد تازہ کر رہے ہیں نانا کی یہ جنگ میں
خوف طاری ہو رہا ہے لشکرِ شر پر بہت

جب سے آئے ہیں یہ دونوں زینبِ کبریٰ کے گھر
زینبِ کبریٰ کا روشن ہو گیا گھر بہت

کربلا کی جنگ میں زینب کے دونوں بیٹوں نے
جنگِ خیبر کی طرح سب کے اڑائے سر بہت

جس نے چھوڑا زینبِ دلگیر کے بیٹوں کا ذکر
وہ تڑپتا دکھ رہا ہے اب سرِ محشر بہت

شاعرِ اہلبیت
سید محمدنقی نقوی



دل میں رکھّی ہے ہمارے آلِ احمدؐ کی ولا
کر رہا ہے ہم پہ احساں خالقِ اکبر بہت
اتنے حملے ہیں کئے زینب کے بیٹوں نے وہاں
دشمنوں کو یاد آئے اس گھڑی حیدرؑ ریت

اپنے نانا کی طرح حملہ کیا ہے دونوں نے
مچ گئی ھل چل نقی میدان کے اندر بہت

شاعرِ اہلبیتؑ
سید محمدنقی نقوی



یوں منافق کو بےقراری ہے

ذکرِ حیدر ہمیشہ جاری ہے

ہر گھڑی بس علی علی کرنا
بس یہی زندگی ہماری ہے

جنگِ خیبر میں آگئے حیدر
کافروں پر یوں خوف طاری ہے

بولے مشکل میں مرتضیٰ سے رسول
آس مشکل میں بس تمہاری ہے

چاہے آجائیں سامنے لاکھوں
تیغِ حیدر تو سب پہ بھاری ہے

ذکرِ حیدر میں ہوگئے مشغول
ہم نے یہ زندگی گزاری ہے

ذکرِ حیدر یوں کر رہے ہیں نقی
اس ہی نے زندگی سنواری ہے

معجزہ دنیا کو ایسا دکھایا ہے آپ نے

کعبہ کی دیوار میں اک در بنایا آپ نے

جس علی کی دونوں دنیا میں نہیں کوئی مثال
چلنا پھرنا اس علی کو ہے سکھایا آپ نے

شاعرِ اہلبیت
سید محمدنقی نقوی



آپ ہی کی نسل سے نسلِ امامت چلی
سلسلہ ہے یوں امامت کا چلایا آپ نے

گھٹلیاں خرموں کی ماریں کفر کو جس لعل نے
فخر سے اس لعل کا ہے ناز اٹھایا آپ نے

آج کل مدحِ علیؑ یوں لکھ رہا ہے نقی
شاعری میں حوصلہ اس کا بڑھایا آپ نے

کوئی پا سکا کب سوائے خدیجہؑ

جو ہیں خلق میں رتبہ پائے خدیجہؑ

نبیؐ کو ہے انعام میں فاطمہ دی
محمدؐ پہ بھی ہے عطائے خدیجہ

تھا جو زندگی میں خدیجہؑ نے پایا
محمدؐ پہ سب کچھ لٹائے خدیجہ

ہیں زینبؑ نے زہرا کی اوڑھیں ردائیں



یہ زہرا نے اوڑھی ردائے خدیجہ

ہے اس نے ہی زینب کو پردہ سکھایا
جسے پردہ کرنا سکھائے خدیجہ

جہاں میں نہیں کوئی مل پائی خاتون
محمد کو بہتر، سوائے خدیجہ

محمد ہیں دیتے دعائیں کو
جو اشعار لکھّے برائے خدیجہ

امام ہے کہ جنھیں ہم سب غلام کہتے ہیں

یہ لوگ اُن ہی کو اپنا امام کہتے ہیں

ثنا امام کی کس طرح ہم لکھوں میں بھلا
جسے ہمارے محمد سلام کہتے ہیں

جسے بھی شاعری بخشی امام باقرؑ نے
اُسی کو ہم تو عطائے امام کہتے ہیں

بناتے ہیں وہ جناں میں مکان اپنا
جو لوگ مدحِ علیؑ میں کلام کہتے ہیں

شاعرِ اہلبیت
سید محمدنقی نقوی



بارہویں سرکار کا کعبہ پہ آنا دیکھنا

احترام ان کا کرے گا حق کا کعبہ دیکھنا

اپنی دادی فاطمہؑ کی قبر جب دیکھیں گے وہ
حکمِ مہدیؑ سے بنے گا اُن کا روضہ دیکھنا

فاطمہؑ کے لعل جب فرمائیں گے اپنا ظہور
سب سمجھ جائیں گے، حیدرؑ کلر بیٹا دیکھنا

پرچمِ عباسؑ کعبہ پر لگائیں گے وہ جب
کونے کونے میں جہاں کے اس کا سایہ دیکھنا

روکتے ہیں جو علیؑ کا ذکر وہ بعدِ ظہور
خود زبردستی کریں گے پھر یہ چرچا دیکھنا

بارہویں سرکار کا ہونے تو دو تم بس ظہور

شاعرِ اہلبیتؑ
سید محمدنقی نقوی



خود درِ زہراؑ پہ ہوگا جاکے سجدہ دیکھنا
قبضے کرکے بیٹھے ہو تم جو خدا کے گھر پہ آج
کعبے کے ہیں اصل وارث میرے مولاؑ، دیکھنا

باغ زہراؑ سے فدک کا چھینا تھا جس نے
نقی
ذولفقارِ مرتضیٰؑ کا اُن پہ حملہ دیکھنا

شاعرِ اہلبیت
سید محمدنقی نقوی



دن آگیا خوشی کا ہے یہ فاطمہؑ کی عید

دل سے خوشی مناؤ کہ ہے سیدہؑ کی عید

جو فاطمہؑ کا ہے وہ رسولِ خداؐ کا
یعنی کہ آج ہو گئی یہ مصطفیٰ کی عید

خوش ہیں بہت ذیادہ جو سردارِ انبیاؐ
اس واسطے یہ بن گئی کُل انبیاؐ کی عید

زہراؑ کی عید ہے تو حسنؑ و حسینؑ خوش
اس طرح آج ہو گئی شیرِ خداؑ کی عید

سب کو مبارک ہو کہ بنے مہدیؑ آج امام
ہے اس خوشی میں آج امامِ زماںؑ کی عید

عابدؑ کو قاتلانِ شہؑ دیں گے سر ملا
خوش ہوکے کہتے رہے ہیں کہ ہے فاطمہؑ کی عید

مدحت علیؑ وزہراؑ کی تم بھی کرو نقیؔ
یہ دن بہت حسین ہے، ہے سیدہؑ کی عید

اے دنیا دیکھ لو تم یہ سب کمالِ حیدرؑ

شاعرِ اہلبیتؑ
سید محمدنقی نقوی



ہیں ہر طریقے سے ساری اک سی آلِ حیدر

تھا کوہِ طور پر موسیٰ نے جو جاکے دیکھا
وہ نور تھا خدا کا کہ تھا جمالِ حیدر

ہر ایک کو الگ حیدر نے دیئے جوابات
واللہ نہ اٹھا ہے اب تک سوالِ حیدر

عمران نے نبوت احمد کا خیال رکھا
اور ہے خدا کے پیغمبر کو خیالِ حیدر

مشکل میں ہے نقی بس مومن کا اک سہارا
ساری ہی مشکلوں سے ہم کو نکالے حیدر



محبوبِ حق کے سجدوں کی عزت ہے فاطمہ

اللّٰہ کی رحمتوں پہ بھی رحمت ہے فاطمہ

ظالم کہاں پہ جائیں گے سارے بروزِ حشر
محشر میں صرف تیری عدالت ہے فاطمہ

بیٹی علی کو دے کے نبی نے کہا یہی
میری علی کے پاس امانت ہے فاطمہ

رکھتا ہے بغض آپ سے جو شخص قلب میں
بیکار اس کی ساری عبادت ہے فاطمہ

زہرا کی عظمتوں کا نقی کیا بیان ہو
قرآن کہے رسول کی عزت ہے فاطمہ

شاعرِ اہلبیت
سید محمدنقی نقوی



سب کو سکھاتا ہے ہاں اطوار ذکرِ حیدر

ہے دشمنوں پہ چلتی تلوار ذکرِ حیدر

پہچان ہوگئی ہے مجھ کو منافقوں کی
میں نہ تھا جب کیا یہ اک بار ذکرِ حیدر

ہے جن کو دشمنی ان سے مرتے ہیں یہ سن کر
یوں کررہا ہے دشمن پہ وار ذکرِ حیدر

اللّٰہ کا پسندیدہ ذکر ہے علیؑ کا
ہوتا ہے عرش پر یوں سوبار ذکرِ حیدر

جب وقتِ مشکل آیا میرے رسولؐ پر ہے
پھر ہے کیا نبیؐ نے ہر بار ذکرِ حیدر

کاٹی زبانِ میثمؑ سب دشمنوں نے مل کر
پاکر کیا ہے اس نے اقرار ذکرِ حیدر

ملتی ہے جس سے مومن کی روح کو بھی راحت
اس طرح کی نقی ہے گفتار ذکرِ حیدر

مدح کیسے کروں تِری زہرا

مدح خواں ہیں تِرے نبیؐ زہرا

تیری عظمت بتانے میں گزری

شاعرِ اہلبیتؑ
سید محمدنقی نقوی



تیرے بابا کی زندگی زہرا

تیری مدحت میں جب سے ہوں مصروف
زندگی میں ہے روشنی زہرا

تیرا رومال جب سے باندھا ہے
حر کی قسمت بدل گئی زہرا

ظلم تجھ پر کئے، نہیں سوچا
مصطفیٰ کی ہی لاڈلی زہرا

مصطفیٰ سے منافقت کی
تجھ سے ہے اِن کو دشمنی زہرا
آئے دربار سے یوں لٹ کر تو
بیٹی پہچان نہ سکی زہرا

یہ خدا کا نقی پہ ہے احسان
لکھ رہا ہے ثنا تِری زہرا

شاعرِ اہلبیت
سید محمدنقی نقوی



شام کی فوج کو جو صبح ہی چھوڑا حر نے

پایا شبیر کے لشکر میں سویرا حر نے

عزتیں پائی ہیں شبیر کے در سے اتنی
فاطمہ زہرا کا رومال بھی پایا حر نے

سارے اصحابِ حسینی آئے یہاں اِنکے بعد
سب سے پہلے کیا جنت کا نظارہ حر نے

دیکھ کر حر کو ہوئے انبیا عزت میں کھڑے
کتنا پایا خدا جانے بڑا رتبہ حر نے

فاطمہ زہرا کا رومال ملا حر کو نقی
رتبہ یوں پایا ہے سلمان سے اونچا حر نے

شاعرِ اہلبیت
سید محمدنقی نقوی



ہر اک کو رزق ہے بانٹا علیؑ کی بیٹی نے

کسی سے کچھ نہیں مانگا علیؑ کی بیٹی نے

سنایا ایسا ہے خطبہ علیؑ کی بیٹی نے
یزید کو کیا رسوا علیؑ کی بیٹی نے

ہر ایک چیز کو خاموش کردیا ایسے
جما لیا ہے جو قبضہ علیؑ کی بیٹی نے

کوئی یزید نہ مانگے گا اب کبھی بیعت
"بھرم حسینؑ کا رکھا علیؑ کی بیٹی نے"

ہوئے ہیں خوش تِری آمد سے پنجتنؑ سارے
مقام پا لیا ایسا علیؑ کی بیٹی نے

یزید لعنتی ہے قاتلِ امام حسنؑ
یہ کھل کے سب کو بتایا علیؑ کی بیٹی نے
یزید موت تِری ہوگئی تھی اس لمحے
کیا جو خطبہ سے حملہ علیؑ کی بیٹی نے

بچایا دینِ نبیؐ کو حسینؑ لیکن

شاعرِ اہلبیتؑ
سید محمدنقی نقوی



حسینیت کو بچایا علیؑ کی بیٹی نے

نقی کو شاعرِ مولاؑ بنا دیا تو نے
یہ دے دیا مجھے رتبہ علیؑ کی بیٹی نے

شاعرِ اہلبیت
سید محمدنقی نقوی



میں بیاں کیسے کروں آپ کا انداز تھا

باتوں باتوں میں ہی کر دیتے ہیں اعجاز تھا

فاطمہ زہرا مجھے آکے دعا دیا لگیں
آپ کی مدح کا جب بھی کیا آغاز تھا

جس طرح آپ کو حاصل ہوا اللّٰہ سے یہ
کون حاصل بھلا ایسا کرے اعزاز تھا

لیکے آئے ہیں ملک خلد سے اک ایک تھا
تیری مدحت میں جو شامل کئے الفاظ تھا

اسوۂ زہرا سے جس کو آگی ہو جائے گی

شخصیت وہ اس جہاں میں خود سخی ہو جائیگی

شاعرِ اہلبیت
سید محمدنقی نقوی



حبِّ زہرا سے جو دل میں روشنی ہو جائیگی
تب عدوئے فاطمہ سے دشمنی ہو جائیگی

حیدرؑ و زہرا کے دشمن کی رکھی رب نے سزا
ذات وہ زندہ ہے لیکن موت سی ہو جائیگی

نوری شہزادی ہیں میری تزکرہ بھی نور ہے
جن کی الفت سے لحد میں روشنی ہو جائیگی

بضعتہٗ منّی ہے محمدؐ نے کہا سن اے شیخ
اِن کی الفت سے گناہوں میں کمی ہو جائیگی

لعن بھیجو دشمنِ زہرا پہ تم صبح و مساء
زندگی میں دیکھنا خود بہتری ہو جائیگی
آپ ہیں خاتونِ جنّت آپ ہیں خیرالنساء

شاعرِ اہلبیت
سید محمدنقی نقوی



ان کی الفت حشر میں چھاؤں گھنی ہو جائیگی

مصطفیٰؐ کی آل سے گر بغض رکھو گے یہاں
تیرگی تیری بھی پھر یہ زندگی ہو جائیگی

شاہؑ کی مجلس کی خاطر جب بچھا فرشِ عزا
آئیں گی زہراؑ، فضا بھی جنّتی او جائیگی

مانگنے خیرات آیا بابِ شہرِ علمؑ تک
منقبت اب یہ یقیں پوری نقیؔ ہو جائیگی

شاعرِ اہلبیتؑ
سید محمدنقی نقوی



خاندان میں اصغر ربابؑ کا بیٹا ہے

صغیر ہو گیا اکبر رباب کا بیٹا

وہ جنگ جیت گیا کربلا کے میداں میں
زباں پھرا کے لبوں پر رباب کا بیٹا

سپاہِ شام کو ہنس کر رُلا دیا جس نے
یہ ایک چھوٹا سا حیدؑر ، رباب کا بیٹا

میں ذکر کربلا والوں کا جب بھی کرتا ہوں
تو سنّے آتا ہے اکثر رباب کا بیٹا

ملیں ہے نعمتیں زہرا کی مدح سے کیا کیا
وہ فضل کرتا ہے ہم پر رباب کا بیٹا

گرا ہے جھولے سے آوازِ استغاثے پر
صدا حسینؑ کی سن کر رباب کا بیٹا

وہ حرملا گیا جاں سے جو دیکھا شہ نے کو

نقی

یہ لیکے آگئے سرور ، رباب کا بیٹا

کربلا جو شان و شوکت سے ہے

صرف زینب تمہاری محنت سے ہے

نامِ حیدر زباں پہ لا آنا
تم کو بچنا ہو جب ہلاکت سے

یا علی ہے کہے دیں مشکل میں

شاعرِ اہلبیت
سید محمدنقی نقوی



مل گئی ہے نجات آفت سے

شیخ کیسے بچے گا محشر میں
زینبِ کبریٰ کی عدالت سے

لہجے حیدر کا تیرے لہجے میں
دیکھتے سب لگے ہیں حیرت سے

صرف دنیا میں آپ ہیں ایسی
پنجتن خوش ہوئے ولادت سے
گھر پہ پرچم لگا ہے غازی کا
رہ رہا ہوں تبھی حفاظت سے

ہوگئے گونگے سب سپاہ نقی
ثانیِ فاطمہ کی ہیبت سے